ڈاکٹر حمید اللہ بحیثیت سیرت نگار

ڈاکٹر نورالدین جامی *

تاریخ اسلامی میں ایسے افراد بہت کم ملیں گے جنھوں نے نقش ہستی پر دوررس اثرات مرتب کیے ہوں انہی شخصیات میں سے ایک عظیم شخصیت ڈاکٹر محمد حمید اللہ ہیں جنھوں نے فکر، اسلامی تاریخ اور علوم وفنون میں وہ کارنامے سرانجام دیے جو ان کو رہتی دنیا تک زندہ رکھنے کے لیے کافی ہیں ان کی شخصیت عجز وانکساری کا پیکر تھی ڈاکٹر محمد حمید اللہ اس صدی کے بلد پایہ عالم، محقق اور ادیب تھے جنھوں نے اسلامی علوم وفنون میں بالعموم اور سیرت کے موضوعات کو بالخصوص اپنی تحقیق کا مرکز بنایا ہے۔

انیسویں صدی عیسوی میں نئے اسلوب سے سیرت نگاری میں سرسید احمد خان، علامہ شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کے نام سرفہرست ہیں۔ شبلی اور سرسید صاحب کے بعد ان کے معاصرین قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور محدث کبیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے سیرت رسول ﷺ پر محتاط عاشقانہ تحقیق اور مدافعت رسول ﷺ پر شاہکار تخلیق کیے۔ اس محققانہ کام کو دیکھ کر بعض لوگوں کے دلوں میں یہ بات آنے لگی کہ شاید اب اس میں اضافہ کی ضرورت نہ ہو لیکن ان حضرات کے بعد آنے والے ایک اور محقق کا کام سامنے آیا تو خیال ہونے لگا کہ سیرت پر تو ابھی کام کا آغاز ہی ہوا ہے اور تحقیق کے اصل میدان تو اب کھلے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو دور جدید کا امام سیرت بلکہ مجدد علوم سیرت کہنا بے جا نہ ہوگا۔ سیرت پر آپ کا تحقیقی کام اپنے انداز کا ایک منفرد کام ہے آپ نے گذشتہ باسٹھ سال کے دوران سیرت سے متعلق موضوعات پر جو تحقیق کی ہے وہ اپنی وسعت اور تعمق، گہرائی اور گیرائی اور کیفیت کے اعتبار سے تاریخ ادبیات سیرت میں ایک نئے اسلوب بلکہ ایک نئے دور اور ایک نئے عہد کے آغاز وارتقاء کی غماز ہے۔ اس سے قبل کہ ہم ڈاکٹر حمید اللہ کو سیرت نگار کے طور پر متعارف کروائیں ضروری ہے کہ ان کے کچھ حالات زندگی بھی بالاختصار قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔

---

* پروفیسر وچیئرمین ادارہ علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب ۱۶ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ (19 فروری 1908ء) کو حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے اور آپ نے تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل بھی اسی سرزمین میں طے کیے۔ جو اس وقت اہل علم کا مرکز اور علوم اسلامیہ کا گہوارہ تھی۔ جامعہ عثمانیہ کے طالب علمی کے زمانے میں آپ کے علمی شغف کا یہ عالم تھا کہ نہ تو کبھی غیر حاضر ہوئے اور نہ جماعت میں دیر سے پہنچے۔ آپ نے جامعہ عثمانیہ سے ایم اے، ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں ۱

1930ء میں ڈاکٹر صاحب نے فقہ میں بدرجہ اول ایم اے کیا اور اسی سال ایل ایل بی میں بھی درجہ اول حاصل کیا

ریسرچ اسکالر کے لیے اسی سال ایک نیا شعبہ کھلا تھا اس میں انہیں لے لیا گیا اور اسلامی قانون بین الممالک پر انہوں نے کام کا آغاز کر دیا۔ اس زمانے میں تحقیقی کام کرنے والوں کو جامعہ عثمانیہ ڈیڑھ روپیہ ماہوار مشاہرہ دیتی تھی اس مقالہ کا مواد جمع کرنے کے لیے انہیں مشرق وسطی اور یورپ جانے کا موقع ملا ۲ اس ضمن میں لندن، جرمنی، حجاز، لبنان، شام، فلسطین، مصر اور ترکی کے کتب خانوں سے بھرپور استفادہ کیا۔ ۳ بعد میں جامعہ عثمانیہ کی اکیڈمک کونسل کی اجازت سے یہ مقالہ بون یونیورسٹی (جرمنی) میں داخل کیا گیا۔ جہاں 1932ء میں ڈی فل کی ڈگری ملی اس کے بعد سوربون یونیورسٹی پیرس (فرانس) سے 1935ء میں ڈاکٹر آف لیٹرز کی سند حاصل کی اور اسی سال وہ حیدر آباد لوٹ گئے۔

ڈاکٹر صاحب کا ایک مقالہ ''سیاسی وثیقہ جات از عہد نبوی تا خلافت راشدہ ہے جسے انہوں نے 1953ء میں جامعہ پیرس میں پیش کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۴

ڈاکٹر محمد حمید اللہ 1935ء میں حیدر آباد واپس ہوئے ابتداء میں جامعہ عثمانیہ شعبہ دینیات میں بطور لیکچرر کے تقرر ہوا۔ 1935ء سے 1948ء تک ڈاکٹر صاحب بحیثیت ریڈر شعبہ قانون جامعہ عثمانیہ سے وابستہ رہے۔ ۵

1947ء میں جب ملک کا بٹوارہ ہوا تو حیدر آباد نے اپنے مخصوص حالات میں اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ستمبر 1948ء میں قائد اعظم کی وفات کے ساتھ ہی بھارت نے سترہ مختلف مقامات

سے مملکت حیدر آباد پر حملہ کیا۔ حیدر آباد کی آزادی کی حفاظت کے لیے جو کوششیں اس زمانے میں ہوئیں ان میں سے سب سے بڑا اقدام یہ تھا کہ ایک وفد سلامتی کونسل میں بھارت کی جارحیت کے خلاف اپنا مقدمہ پیش کرنے نکلا۔۔۔ ڈاکٹر صاحب اس کے مشیر تھے۔۔۔ پولیس ایکشن 1948ء کے بعد جب نظام کی حکومت کا سقوط عمل میں آیا تو حضور نظام نے وفد کو واپس آنے کی ہدایت دی۔ ڈاکٹر حمید اللہ جان بچ کر لڑنے نکلے تھے۔ وہ لوٹ کر حیدر آباد نہ گئے درمیان میں پیرس میں اتر پڑے۔ اور وہیں رہنے لگے۔ کچھ دوستوں اور عزیزوں نے کہا کہ پاکستان آجایئے انہوں نے اس سے بھی اتفاق نہ کیا بعد میں کچھ عرصے کے لیے حکومت پاکستان کی دعوت پر پاکستان آئے مگر پھر واپس چلے گئے

پیرس چھوڑنے سے انکار کی وجہ بڑی خاموشی سے انہوں نے واضح کر دی کہ ''آٹھ زبانیں جانتا ہوں کچھ اور زبانیں پڑھ لیتا ہوں پیرس میں جو کام کر سکوں گا۔ وہ شاید ان دونوں جگہوں پر میسر نہ ہو سکے''۔ ۹

ڈاکٹر صاحب السنہ شرقیہ یعنی اردو، فارسی، عربی اور ترکی کے علاوہ انگریزی فرانسیسی، جرمنی، اطالوی وغیرہ زبانوں پر بھی عبور رکھتے ہیں

سقوط حیدر آباد کے بعد سے ڈاکٹر صاحب پیرس میں مقیم رہے وزارت تعلیم کے تحت پیرس میں اورینٹل اسٹڈیز ریسرچ سنٹر قائم ہے۔ جس میں ایسے صاحبان علم کو رکھا جاتا ہے۔ جو مختلف وجوہ کی بناء پر اپنے وطن سے ہجرت پر مجبور ہو جاتے ہیں ڈاکٹر صاحب 25 سال اس سے وابستہ رہ کر اب ریٹائر ہو چکے ہیں اور اس کے وظیفے پر ان کی گزر بسر ہو رہی ہے بقول ڈاکٹر صاحب ''اب میں کسی ملک کا شہری نہیں ہوں مستقل مہاجر ہوں میری مہاجرت کی ایک سند حکومت فرانس نے جاری کر دی تھی۔ وہ میرا پاسپورٹ ہے اس پر بیرونی سفر کرتا ہوں یوں میری شہریت آفاقی ہے'' ۱۰

ڈاکٹر حمید اللہ رہتے تو پیرس میں ہیں لیکن ان کی کوئی متعینہ قومیت نہیں ہے وہ بلا قومیت کے بے وطن (Stateless) شخص کا درجہ رکھتے ہیں بے وطن شخصی حیثیت پچھلی جنگ عظیم کے اختتام پر کسی بین الاقوامی کنونشن میں تسلیم کی گئی ہے۔ ۱۱

ڈاکٹر صاحب کے اپنے بیان کے مطابق ملک فرانس کے قوانین جہاں وہ پناہ گزین کی حیثیت سے مقیم پانچ ماہ سے زیادہ ملک سے باہر رہنے کی اجازت نہیں دیتے [۱۲]

اس سوال پر کہ آپ نے پیرس ہی کو اپنی مستقل رہائش کے لیے کیوں منتخب کیا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے بتایا کہ ''ایک تو اورینٹل اسٹڈیز ریسرچ سنٹر جیسا ادارہ کہیں اور نہیں، دوسرے یہاں اسی لاکھ اور ایک کروڑ کتابوں پر مشتمل ایسی متعدد لائبریریاں موجود ہیں جن کی کہیں نظیر نہیں ملتی۔ یہاں ایک موضوع پر مثلاً عالم عرب پر خصوصی لائبریریاں موجود ہیں جن میں موضوع سے متلق ہر زبان کی کتابیں یکجا مل جاتی ہیں۔ لائبریری السنہ الشرقیہ میں 30 لاکھ کتابیں موجود ہیں یہاں کا ماحول بھی نسبتاً زیادہ پرسکون اور علمی ہے۔

فرانس میں اگرچہ اسلام دشمنی کا جذبہ بہت شدید ہے اور الجزائر میں جو کچھ ہوا وہ اس کا ثبوت ہے لیکن اس کے باوجود صرف پیرس میں اب تک ایک لاکھ فرانسیسی مسلمان ہو چکے ہیں یہاں ایک سو سے زیاد مساجد ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تجرد کی زندگی اختیار کی۔ محمد صلاح الدین مرحوم نے ڈاکٹر صاحب سے یہ نازک سوال کر ڈالا۔ کہ'' ڈاکٹر صاحب آپ زندگی بھر قرآن و سنت کا درس دیتے رہے اور اس پر عمل بھی کرتے رہے مگر آپ نے ایک سنت پر عمل نہیں کیا۔ یعنی نکاح، اس کا کیا جوز ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے ایک لمحیکا توقف کیے بغیر کہا کہ میں سخت گنہگار رہوں مجھے بڑھاپے میں تو اس کوتاہی کا شدت سے احساس ہے اللہ مجھے معاف فرمادے'' یہ کہ کر اصل سبب بتایا کہ ''ہمارے ہاں یہ کام والدین کے ذمے ہوتا ہے میں چونکہ ایک طرف وطن سے دور یہاں تنہا رہا اور دوسری طرف والدین سے بھی محروم تھا۔ سہواً حالات نے اس کے اسباب پیدا کر دیئے

ڈاکٹر حمید اللہ کی سیرت النبی پر تصانیف و تالیفات و خطبات

ڈاکٹر حمید اللہ کی قرآن، سیرت حدیث، فقہ، سیاسیات، اسلامیات، اور متعلقہ متفرق موضوعات پر متعدد تحریریں ہیں جن کا مکمل احاطہ تو نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ شہ پارے حیدر آباد دکن، فرانس، جرمنی، پاکستان اور دیگر مما لک میں بکھرے پڑے ہیں تصنیفات کی تعداد کے بارے میں محمد صلاح الدین صاحب (مرحوم) رقمطراز ہیں کہ'' مختلف بین الاقوامی جرائد اور مختلف زبانوں میں ان

کے شائع شدہ مقالات کی تعداد 921 ہے وہ ایک سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں'' [۱۳]

ڈاکٹر صاحب کی تصنیفات، تالیقات اور رسائل کی تعداد میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے شاہ بلیغ الدین لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے اپنے بیان کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ ان کے مقالے ہیں اور 164 کے لگ بھگ انکی تصنیفات، تالیفات، تراجم، نظر ثانی شدہ کتابوں، کتابچوں اور رسائل کی تعداد بنتی ہے۔ [۱۴]

۱۔ محمد رسول اللہ ﷺ: (فرانسیسی) مطبوعہ پیرس 1959ء بعنوان

Le Prophet det, Islam Sa vie et Son-(2 Volumes)

۲۔ محمد رسول اللہ ﷺ: (انگریزی) سینٹرل کلچرل پیرس

۳۔ محمد رسول اللہ ﷺ: (انگریزی) ادارہ اسلامیات لاہور

۴۔ محمد رسول اللہ ﷺ: (انگریزی) حیدرآباد دکن مطبوعہ 1975ء

۵۔ محمد رسول اللہ ﷺ: (اردو) انگریزی سے ترجمہ از نذیر حق

۶۔ محمد رسول اللہ ﷺ: (ترکی) فرانسیسی سے ترجمہ)

۷۔ محمد رسول اللہ ﷺ: (یوگوسلاوی) فرانسیسی سے بشناق زبان میں ترجمہ

۸۔ سیرۃ طیبہ: عثمانیہ یونیورسٹی میں لیکچرز کا مطبوعہ

۹۔ سیرۃ طیبہ کا پیغام عصر حاجر کے نام: الحمرا ہال لاہور میں اپریل 1992ء میں کی گئی تقریر کی کتابی شکل

۱۰۔ آنحضرت اور جوانی: مختصر رسالہ جو سکندر آباد دکن سے شائع ہوا اور دار الادب کراچی سے شائع ہوا۔

۱۱۔ عہد نبوی میں نظام تعلیم: (انگریزی) مطبوع 1939ء اسلامک کلچر حیدرآباد دکن

۱۲۔ عہد نبوی میں نظام تعلیم: (اردو) مطبوع 1941ء رسالہ معارف اعظم گڑھ

۱۳۔ عہد نبوی میں نظام تعلیم: (فرانسیسی ترجمہ) مطبوع 1958ء پیرس

۱۴۔ رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی: (اردو ترجمہ) مطبوعہ 1950ء

۱۵۔ رسول اکرم ﷺ در میدان جنگ: (انگریزی ایڈیشن کا فارسی ترجمہ) مطبوعہ 1956ء تہران

۱۶۔ رسول اکرم ﷺ در میدان جنگ: (انگریزی سے ترکی زبان میں ترجمہ) مطبوعہ 1962ء استنبول

۱۷۔ عہد نبوی کے میدان جنگ: (فرانسیسی) مطبوعہ 1939ء

۱۸۔ عہد نبوی کے میدان جنگ: (اردو) مطبوعہ 1940ء مجلّہ مجموعہ تحقیقات علمیہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

۱۹۔ عہد نبوی کے میدان جنگ: (انگریزی) مطبوعہ 1953ء ووکنگ لندن

۲۰۔ عربی حبشی تعلقات اور نو دستیاب شدہ مکتوبات نبوی بنام نجاشی مطبوعہ 1942ء

۲۱۔ خطبات بہاولپور: (اردو) مطبوعہ اپریل 1981ء پاکستان

۲۲۔ کتاب المحبر: (عربی) مطبوعہ 1942ء دار المعارف حیدر آباد دکن

۲۳۔ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کا تعلق تجارت سے: ڈاکٹر یوسف الدین سبقہ پروفیسر جامعہ عثمانیہ کے حاشیہ اور دیباچے سے شائع ہوئی

۲۴۔ سرکار دو عالم ﷺ کے خارجہ تعلقات: (انگریزی)

۲۵۔ Foreign Relations of Prophet Muhammad with the counties of middle east, India, Turkistan and China.

۲۶۔ رسول اکرم ﷺ کے نامہ ہائے مبارک: اس کی اب تک چھ اصلیں ملی ہیں ان پر الگ الگ بھی مضمون اردو، فرانسیسی میں چھپے ہیں مجموعہ بھی فرانسیسی کتاب ذیل میں ہے۔

Six origi man & Lamress Diploma Digrs Duprophis to d Islam

۲۷۔ سیرۃ ابن اسحاق: مطبوعہ 1985ء ادارہ فروغ اردو لاہور

۲۸ ـ The Life and Work or the Prophet of Islam. (vol.1)

۲۹۔ (فرانسیسی کی کتاب کا انگریزی ترجمہ) مطبوعہ 1998ء اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد

۳۰۔ The Prophet Establishing a state and his succession.

۳۱۔ انساب الاشراف

۳۲۔ صحیفہ ہمام بن منبہ: (عربی) مطبوعہ 1953ء مجلّہ المجمع العلمی العربی اکیڈمی دمشق

۳۳۔ صحیفہ ہمام بن منبہ: (اردو) مطبوعہ 1956ء مکتبہ نشاط ثانیہ حیدر آباد دکن

۳۴۔ امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی: مطبوعہ 1942ء

۳۵۔ امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی: (ترکی ترجمہ) مطبوعہ 1963ء استنبول

۳۶۔ امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی: (انگریزی ترجمہ) مطبوعہ 1955ء استنبول

۳۷۔ الاخبار الطوال ابوحنیفہ الدینوری: (ابوحنیفہ دینوری کا مجموعہ حدیث)

۳۸۔ الجامع الصحیح: (عربی سے اردو ترجمہ امام بخاری کا مشہور مجموعہ احادیث، حدیث نبوی ﷺ کے سلسلے کی ایک خدمت

۳۹۔ کتاب الاصل: علم فقہ پر امام محمد الشیبانی کی کتاب کو مرتب کر کے حیدر آباد سے شائع کرایا

۴۰۔ سلطنتوں کا باہمی برتاؤ کا دستور العمل۔ قانون بین الممالک کے اصول اور نظیریں مطبوعہ 1936ء حیدر آباد

۴۱۔ قانون بین الممالک (پروفیسر نیس کی کتاب کا فرانسیسی سے اردو میں ترجمہ)

۴۲۔ قانون بین الممالک (ترجمہ السیر الکبیر امام محمد شیبانی کی عربی میں لکھی ہوئی کتاب کا)

۴۳۔ قانون شہادت: مطبوعہ 1944ء حیدر آباد دکن

۴۴۔ اسلامی قانون تصادم (پروفیسر منکرس کرواہی کی فرانسیسی تصنیف کا اردو ترجمہ)

۴۵۔ اسلامی ریاست (عہد رسالت کے طرز عمل سے اشتہار) مطبوعہ 1992ء لاہور

۴۶۔ الوثائق السیاسۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدہ: (فرانسیسی) مطبوعہ 1935ء

۴۷۔ الوثائق السیاسۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدہ: (اردو ترجمہ) مطبوعہ 1960ء

۴۸۔ الوثائق السیاسۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدہ: (عربی) مطبوعہ نظر ثانی، طبع خامس 1985ء

۴۹۔ اسلامی قانون اور نظریہ دستور ارتقاء: (ڈی بی میکنڈ انلڈ کی انگریزی کتاب کا ترجمہ)

۵۰۔ سرخسری: (فرانسیسی میں ترجمہ) یہ کتاب بین الممالک پر لکھی گئی ہے

۵۱۔ قانون بین الممالک کی تازہ ترقیاں: مطبوعہ 1941ء مجلّہ طیلسانین حیدر آباد دکن

۵۲۔ روزہ کیوں؟ (اردو) مطبوعہ 1966ء قرآن وسیرت سوسائٹی حیدر آباد

۵۳۔ روزہ کیوں؟ (انگریزی) مطبوعہ 1961ء مرکز اسلامی جنیوا (سوئزرلینڈ)

۵۴۔ روزہ کیوں؟ (جرمن) مطبوعہ 1961ء مرکز اسلامی جنیوا (سوئزرلینڈ)

۵۵۔ روزہ کیوں؟ (فرانسیسی) مطبوعہ 1961ء مرکز اسلامی جنیوا (سوئزرلینڈ)

۵۶۔ اسلام کے بنیادی مسائل کا حل: (انگریزی)

۵۷۔ فا سلام کا تعارف: (انگریزی) مطبوعہ پیرس Introduction of Islam
ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب ایک امریکی نیگرو (نومسلم) کی خواہش پر لکھی تھی اس کا 22
زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے

۵۸۔ اسلام اور عیسائیت: (انگریزی)

۵۹۔ اسلام اور اشتراکیت: (انگریزی)

۶۰۔ اسلام کا عمومی تصور: (انگریزی)

۶۱۔ نیلگری: ڈاکٹر صاحب ابتدائی تصانیف میں سے ایک تصنیف، مطبوعہ حیدر آباد

۶۲۔ حجۃ اللہ البالغہ: ''شاہ ولی اللہ صاحب کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ'' مطبوعہ 1997ء

۶۳۔ خطبات گاسان وتاسی: (اردو ترجمہ) مطبوعہ 1924ء تا 1979ء

۶۴۔ کتاب النبیات: (ابوحنیفہ الدینوری کی درختوں کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا) مطبوعہ
1933ء ہمدرد کراچی

ڈاکٹر حمید اللہ کی تمام کتب کا مفصل تنقیدی وتحقیقی جائزہ لینا تو مشکل ہے البتہ ان کی سیرت کی چند کتب
کا جائزہ پیش خدمت ہے

عہد نبوی ﷺ میں نظام تعلیم

۱۳۶۱ھ حیدر آباد سے شائع ہوئی ۱۷ اس کتاب کے گیارہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں ۱۸ اس مجلّہ کتاب کے کل 84 صفحات ہیں یہ مقالہ سب سے پہلے انگریزی میں لکھا۔ جو اسلامک کلچر (حیدر آباد) سے 1939ء میں شائع ہوا۔ اس کا اردو ترجمہ رسالہ معارف اعظم گڑھ میں 1941ء میں چھپا۔ مستقل کتاب کے طور پر بھی یہ مقالہ اعظم گڑھ سے 1941ء میں چھپا۔ چوتھی بار رسالہ نظامیہ حیدر آباد نے 1942ء میں طبع کیا۔ چھٹی بار مکتبہ جامعہ دہلی سے 1944ء میں ''عہد نبی ﷺ میں نظام حکمرانی'' نامی کتاب میں شامل کیا گیا۔ ساتویں بار اس کتاب کی اشاعت دوم 1947ء میں حیدر آباد میں ہوئی۔ جب کہ مؤلف نے اپنی کتاب ''سیرۃ نبوی'' میں اسے بطور ایک باب کے شامل کیا۔ نواں ایڈیشن کچھ نہ کچھ فرق و اضافہ کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ یہ ڈاکٹر صاحب کے وسعت مطالعہ کی دلیل ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہر نئے ایڈیشن میں ہماری معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوتا ہے۔

اشاعت دہم 1976ء میں ڈاکٹر حمید اللہ کے شاگرد ڈاکٹر یوسف الدین (جامعہ عثمانیہ کے سابق صدر شعبہ مذہب و ثقافت) نے جگہ جگہ حاشیے لکھے ہیں اس کتاب کے دو اہم باب عہد جاہلیت کا نظام تعلیم اور عہد اسلامی کا نظام تعلیم ہیں۔ پہلے باب میں قبل از اسلام کا عربی علم، مدرسے، ادبی کانگریس، طائف والوں کا علمی ذوق، تعلیم نسواں، خط اور ہجرت مدرسے اور اقامت خانے اور صفہ کی اقامتی جامعہ، نومسلموں کا دارالعلوم میں آبسا۔ مدینے میں روز افزوں مدرسے، تعلیم کی تشویق، تدوین قرآن، تدوین حدیث، خطاطی کی ترقی، خصوصی استعداد، مترجم، نصاب تعلیم، بچوں کی تعلیم، عورتوں کی تعلیم، تعلیم کا سرکاری بندوبست، اس کے تحت ناظر تعلیمات، شاعری، فلسفہ، فنی تعلیم گیمز اور اسپورٹس اور نرسنگ کے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے

عہد نبوی ﷺ کے میدان جنگ

ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب سفر حجاز کے بعد پہلے مقالے کی صورت میں لکھی اور یہ مضمون ''مجموعہ تحقیقات علمیہ'' جامعہ عثمانیہ (شعبہ دینیات وفنون۔ سالنامہ ہفتم) میں ۱۳۵۹ھ 1940ء میں

شائع ہوا تھا۔اہل علم وفضل کی پذیرائی نے انہیں مجبور کیا کہ اسے کتابی شکل میں شائع کریں۔اس کا پہلا ایڈیشن بھی حیدر آباد دکن سے جمادی الاول 1945ء میں شائع ہوا تقسیم ہند سے قبل دو اڑھائی سال کے مختصر عرصے میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے

ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کی نشاندہی پر ڈاکٹر حمید اللہ کی تصحیح ونگرانی کے ساتھ شائع شدہ نسخہ، معروف دینی اسکالر ڈاکٹر مولانا محمد میاں صدیقی صاحب نے ایڈٹ کیا۔بعض مفید اضافے کیے۔دو اضافے بہت اہم کیے گئے ایک یہ کہ پہلے لیکچر ''غزوات الرسول'' کو اس کتاب کا حصہ بنا دیا گیا۔اس کی حیثیت پورے غزوات الرسول کے تعارف کی ہوگئی۔دوسرا اضافہ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی نے کیا۔یہ اضافہ غزوہ خیبر کا ہے اس اضافے کا محرک یہ ہے کہ خود مصنف نے کتاب کے تمہیدی کلمات میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ وہ غزوہ خیبر کے بارے میں معلومات جمع نہ کرسکے۔ حالانکہ اہم غزوہ ہے

کتاب ہذا میں عہد نبوی میں نظام دفاع۔عہد نبوی کی جنگیں، غزوہ بدر، غزوہ احزاب، فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ خیبر، یہودیوں کی لڑائیاں، غزوات نبوی (مختصر خاکہ) کے مضامین شامل ہیں

نتائج غزوات وسرایا کے باب میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ'' رسول رحمت حضرت محمد ﷺ نے اپنی دس سالہ مدنی زندگی میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے جو چھوٹی اور بڑی جنگیں لڑیں یا جنگی کاروائیاں کیں ان کی تعداد مستند روایات کی رو سے بیاسی ہے [۱۸]

غزوات نبوی کے مختصر خاکے میں صرف ان 28 غزوت کی تفصیلات جمع کی گئی ہیں جن کی قیادت خود نبی کریم ﷺ نے فرمائی [۱۹]

سید رضوان علی ندوی کے مطابق ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب دوسری تصنیف کی مدد سے نہیں بلکہ اپنے سفر حجاز کے دوران غزوات الرسول کے مواقع میادین بدر، احد، حنین، حدیبیہ، تبوک، وغیرہ کی زیارت کے بعد لکھی تھی۔اور اس میں ان مقالات کے فوٹو بھی شامل تھے۔ڈاکٹر صاحب سے پہلے مصر کے مشہور اسکالر اور سیاسی لیڈر، وزیر محمد حسنین نے فوٹو دیے تھے۔لیکن وہ اتنے جامع نہیں اور نہ ہی ان میں وہ عسکری تفصیلات ہیں جو ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب میں پائی جاتی ہیں۔

پہلی دفعہ ۱۳۶۳ھ (بمطابق 1944ء) میں مکتبہ جامعہ دہلی کے زیر اہتمام شائع ہوئی تھی۔ لیکن بد قسمتی سے اس کے ذخیرے کا بہت بڑا حصہ 1947ء کے اواخر میں وہاں کی آگ اور خون کی ہولی کی نذر ہو کر تلف ہو گیا ہے [۲۰]

اس نسخہ کی ایک کاپی بہادر یار جنگ اکیڈمی کے کتب خانہ میں موجود ہے [۲۱] شاہ مصباح الدین لکھتے ہیں کہ یہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے ان بارہ مقالوں کا مجموعہ ہے جو 1937ء اور 1943ء کے دوران لکھے گئے۔ [۲۲]

موجودہ کتاب کا پہلا مضمون ''رسول اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے؟ مصنف کے ایک اور مجموعہ مضامین ''رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی'' (مطبوعہ 1950ء جدید عکسی اشاعت جنوری 1980ء زیر اہتمام دارالاشاعت کراچی) میں بھی شامل ہے تاہم باقی مضامین پہلی بار کتابی شکل میں یکجا ہوئے ہیں یہ سب مضامین چونکہ سیرت نبویہ سے ہی متعلق ہیں اس لیے ان میں معنوی ربط موجود ہے۔ [۲۳]

اردو اکیڈمی سندھ کراچی نے نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن ستمبر 1987ء میں شائع کیا۔ اعلیٰ کتابت، طباعت اور 298 صفحات کی مجلد کتاب ہے۔ اس میں 53 صفحات کا اشاریہ بھی ہے ڈاکٹر صاحب کا اشاریہ ترتیب دینے کا ایک خاص انداز ہے وہ پہلے کتاب کے فقرات میں نمبر وار تقسیم کرتے ہیں اشاریہ میں صفحات کی بجائے پیراگراف کے نمبر کا حوالہ دیتے ہیں

اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں خاکے اور نقشے بھی ہیں جس سے متن کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے سیرت کی کتابوں میں یہ اضافہ ڈاکٹر صاحب کی ایجاد ہے

ہر صفحہ پر عربی، انگریزی، فرانسیسی اور جرمن کتب کے حوالے اہیں ایڈیشن میں بارہ مقالے ہیں مقالوں کے عنوان بمع حوالہ اشاعت درج ذیل ہیں

نمبر شمار	عنوان مضمون	حوالہ اشاعت	صفحہ نمبر
۱	رسول اکرم کی سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے؟	نشریہ صدر مجلس اشاعت سیرت حیدر آباد دکن	۱۶
۲	شہری مملکت مکہ	رسالہ معارف اعظم گڑھ جنوری، فروری 1942ء	۴۷
۳	دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور	مجلہ طیلسانین حیدر آباد دکن جولائی 1939ء	۱۰۵
۴	قرآنی تصور مملکت	معارف اعظم گڑھ دسمبر 1941ء	۱۴۱
۵	اسلامی عدل گستری اپنے آغاز میں	مجلہ تحقیقات علمیہ جامعہ عثمانیہ سالنامہ 1936ء	۱۸۲
۶	عہد نبوی کا نظام تعلیم	معارف اعظم گڑھ نومبر 1941ء	۲۱۰
۷	جاہلیت عرب کے معاشی نظام کا اثر	مجموعہ مقالات علمیہ حیدر آباد 1943ء	۲۳۳
۸	عہد نبوی کی سیاست کاری کے اصول	رسالہ سیاست حیدر آباد دکن جنوری 1940ء	۲۵۳
۹	تالیف قلبی سیاست خارجہ کا اصول	رسالہ نظامیہ حیدر آباد دکن ربیع الآخر 1357ھ	۲۶۱
۱۰	ہجرت نو آبادکاری	رسالہ سیاست حیدر آباد جولائی 1940	۲۸۲
۱۱	آنحضرت ﷺ اور جوانی (اسپورٹس)		
۱۲	آنحضرت ﷺ کا سلوک نوجوانوں کے ساتھ	نشریہ انجمن مسلم نوجوانان سکندر آباد دکن	۹۸

۲۴ؔ

رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی

یہ لاہور میں 1369ھ (بمطابق 1950ء)، میں شائع ہوئی پھر بار بار چھپی کتاب سن وار کی جگہ علاقہ وار سیاسیت کا آئینہ ہے مثلاً رومیوں، ایرانیوں، یہودیوں، عرب قبیلوں وغیرہ پر الگ الگ ابواب میں بحث ہے ۲۵ؔ

شاہ بلیغ الدین کے بیان کے مطابق دوسرا ایڈیشن 1955ء میں چھپا۔ تیسرا ایڈیشن ڈاکٹر صاحب کی اجازت اور ان کی نظر ثانی کے بعد 1961ء میں دار الاشاعت کراچی نے چھاپا اس میں ڈاکٹر صاحب کے 32 مضامین شامل ہیں تیسرے مضمون ''مواد و ماخذ'' کے بارہ ابواب ہیں جو سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں پر مشتمل ہیں۔ ۲۶ؔ

مصنف نے 1387ھ (بمطابق 1967ء) میں اپنی بے شمار علمی مصروفیات کے باوجود پوری کتاب پر از سر نو نظر ثانی فرما کر جا بجا مفید اضافے اور اغلاط کی درستی فرمائی اور ایک مستقل

باب (ایک نئے اصل مکتوب نبوی ﷺ کی دریافت نامہ مبارک بنام کسریٰ) کا اضافہ فرمایا۔ اور اس نامہ مبارک کا فوٹو بھی جدید اشاعت میں شامل ہے اس کتاب کے زمانہ ہائے تالیف پر صفحہ چار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ 1935ء تا 1950ء کے درمیان لکھے ہوئے کوئی 32 مقالے ہیں تین مقالے جو کسریٰ کے نام مکتوب نبوی ﷺ کے بارے میں ہیں 1967ء میں لکھے گئے ہیں

مکمل فہرست مضامین بمع زمانہ تالیف درج ذیل ہیں

نمبر شمار	عنوان مضامین	سن تالیف
۱	سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے؟	۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء
۲	مواد و ماخذ سے نبوت کے مکی دور تک	۱۳۶۳تا۱۳۶۵ھ/۱۹۴۴تا۱۹۴۶ء
۳	تبلیغ رسالت	۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء
۴	عورتوں نے کیا ہاتھ بٹایا	
۵	صلح حدیبیہ	۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء
۶	فتح مکہ (ساڑھے تیرہ سو سال سالگرہ فتح مکہ کے موقع پر)	۲۲ رمضان ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء
۷	عربی حبشی تعلقات	۱۳۵۴ھ/۱۹۳۷ء
۸	مکتوبات نبوی ﷺ بنام نجاشی	۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء
۹	مکتوبات نبوی ﷺ کے دو اصول	۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء
۱۰	خط قیصر روم	۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء
۱۱	عرب بیزنطینیوں کے تعلقات	۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء
۱۲	عربی ایرانی تعلقات	۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء
۱۳	ایک نئے اصل مکتوب نبوی کی دریافت نامہ مبارک بنام کسریٰ	۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء
۱۴	عہد نبوی میں یہود تا عہد نبوی کی سیاسی دستاویز میں	۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء
۱۵	امہات المومنین	۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء
۱۶	عالمگیر گتھیاں	۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء
۱۷	انسانیت کا منشور	۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء

عرض مؤلف (1387ھ بمطابق 1950ء) میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے تحریر کیا ہے کہ لکھتے وقت کبھی خیال نہ آیا کہ خود اکتفا مقالے خود بخود ایک بڑی کتاب کے باب بنتے جارہے ہیں میں اس طرح بجائے سن وار سوانح پاک ﷺ لکھنے کے ملک وار اور قوم وار لکھتا رہا۔ یہ مقالات کا مجموعہ کوئی مستقل تالیف نہیں اور نہ سیرت پاک پر کوئی جامع و مکمل کتاب ہے مضمون لکھتے وقت یہ خیال نہ ہوتا تھا کہ کوئی بھی دوسرے مضامین کے ساتھ پڑھے گا۔ اس لیے متعدد مضامین میں تکرار پائی جاتی ہے 1950ء والی اشاعت میں مباحث کی تکمیل کے لیے ایک دو باب البتہ تازہ تالیف اور غیر مطبوعہ بھی شامل کیے گئے ہیں ۲۷

عربی حبشی تعلقات اور نودستیاب مکتوبات بنام نجاشی

شاہ مصباح الدین شکیل کے بیان کے مطابق ڈاکٹر صاحب کا یہ چوبیس صفحات کا رسالہ 1361ھ/1942ء میں ادارہ ترقی تعلیم اسلامی حیدر آباد دکن نے چھاپا ہے اس میں مکتوب مبارک نبویہ بنام نجاشی کا عکس بھی ہے بعد میں یہ مقالہ ''رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی'' میں شامل کر لیا گیا ۲۸

صحیفہ ھمام بن منبہ (الصحیفۃ الصحیحہ)

حدیث کا قدیم ترین مجموعہ اور تاریخ تدوین حدیث، حیدر آباد دکن سے 1961ء اور 1979ء میں شائع ہوا۔ عربی، انگریزی، فرانسیسی اور ترکی میں ترجمہ ہو چکا ہے عبدالقیوم قریشی کے مطابق یہ قدیم ترین مجموعہ احادیث ہے جو عہد صحابہ میں مرتب ہوا تھا۔ آپ نے اس نادر و نایاب ذخیرہ کا ایک مخطوط برلن (جرمنی) میں دریافت کیا اور اسے جدید اسلوب و تدوین کے مطابق مرتب کر کے شائع کیا۔ شاہ مصباح الدین شکیل کے مطابق یہ کتاب پاکستان میں 1956ء میں شائع کی گئی۔ یہ کتاب ایک سو چھیالیس صفحات پر مشتمل ہے پاکستان میں ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد نے اگست 83ء میں شائع کی۔ اس میں غلام احمد حریری صاحب کا اضافی دیباچہ بھی ہے۔ صفحہ اول پر درج ہے ''تدوین حدیث کی ایک قدیم ترین کوشش یعنی حضرت ابو ہریرہؓ کا اپنے شاگرد ابو عقبہ ھمام بن منبہ''

ابن کامل بن شیخ ایمانی ابانی ا ... نے کے لیے مرتب کیا ہوا ''الصحیفہ الصحیحہ'' موسوم بہ ''صحیفہ ھمام بن منبہ'' یہ 58ھ سے پہلے کی تدوین ہے[۲۹]

اس میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا پیش لفظ طبع ثالث بھی شامل ہے اس میں لکھا ہے کہ 1933ء میں زیر اشاعت عربی کتاب کا ایک ناقص مخطوط برلن میں ملا۔ ڈاکٹر صاحب نے نقل کر لیا۔ اور اس نادر روزگار کتاب کے کسی نسخہ کی تلاش میں رہے۔ 1953ء میں دمشق کی عربی اکادمی نے اپنے سہ ماہی رسالے ''مجلہ المجمع العربی'' کے چار نمبروں میں بہ اقساط طبع کیا۔ پھر الگ کتابی صورت میں شائع کیا۔ محمد حبیب اللہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے نظر ثانی کی حیدر آباد دکن سے اردو میں یہ کتاب پہلی بار 1375ھ میں مکتبہ نشاط ثانیہ مفظم جاہی مارکیٹ سے شائع ہوئی اس کتاب پر طبع چہارم بعد نظر ثانی بھی درج ہے[۳۰] غالباً اس سے پہلے کی تین طباعتیں دوسری زبانوں کی ہیں اس کا حرف آغاز محمد رحیم الدین صاحب نے لکھا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ ابھی حال میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے یہ خوشخبری بھی سنائی ہے کہ انقرہ یونیورسٹی ترکی کے کتب خانے میں سے ہمام بن منبہ کے شاگرد معمر بن راشدؒ اور امام احمد بن حنبل کے جلیل القدر استاد عبدالرزاق بن ہما الصنعانی ایمانی کے مصنف کے مختلف مخطوطوں سے ڈاکٹر محمد یوسف الدین نے ایڈٹ کیا ہے

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے عربی اور اردو حصہ کی طباعت اور تصحیح کے علاوہ صحیفہ ہمام کی حدیثوں کا بخاری اور مسلم سے تخریج احادیث کا کام بھی انجام دیا ہے۔ صحیفہ ہمام بن منبہ کی دریافت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حفظ حدیث اور یاداشتوں کے تحفظ کا سلسلہ اور تدوین حدیث کا آغاز عہد رسالت میں ہی ہو چکا تھا۔ حضرت علیؓ نے احادیث کا ایک کتابچہ مرتب کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے الصحیفہ الصادقہ'' ترتیب دیا۔ صحیفہ جابر بن عبداللہؓ، مسند ابی ہریرہؓ اور عمرو بن حزمؓ کے جمع کردہ فرامین رسالت، قیمتی دستاویزات کا مجموعہ ہیں جو ہمارے تاریخی ریکارڈز ہیں، اس کتاب میں عربی متن بھی ہے ڈاکٹر صاحب کا استنبول میں لکھا ہوا محاکمہ بھی شامل ہے جس کی تاریخ 8 ربیع الثانی 1374ھ بمطابق 1955ء ہے مجلس علم وادب کے محمد حبیب الدین فضلی نے ڈاکٹر صاحب کے تصحیح کردہ ایڈیشن کو اکتوبر 1994 میں کراچی سے شائع کیا۔ یہ اشاعت پنجم ایک سو تراسی صفحات پر

مشتمل ہے ۳۱

سیرت ابن اسحاق

محمد طفیل نے نقوش (ادارہ فروغ اردو لاہور) سے رسول نمبر شائع کیے بڑے ضخیم اور بڑے ہی آب وتاب والا یہ عظیم کام اردو میں سیرت نبوی ﷺ کے بڑے قدیم سرمایہ کو محفوظ کرنیکا باعث ہوا ہے اس کی جلد دہم مطبوعہ جنوری 1985ء سات سو صفحات پر مشتمل ہے اس میں 395 صفحات سیرۃ ابن اسحاق کے ہیں جسے اہل علم تیرہ سو برس سے ڈھونڈ رہے تھے۔ تحقیق و تعلیق میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا نام ہے۔ ۳۲

تقدیم میں محمد الفاسی نے لکھا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ سیرت ابن اسحاق میں سے کتاب ہذا کی اشاعت کو عربی علمی ورثہ کے احیاء کی تاریخ میں ہمیشہ ایک عظیم واقعہ شمار کیا جائے گا۔ ۳۳

The Life and Work of the Prophet of Islam Vol. 1-15

فرانسیسی کتاب

Le Prophet de 1;Islam: sa vie et son O ocre, Paris1959, 2 vols

کا انگریزی میں ترجمہ ہے۔ ترجمہ محمود احمد غازی صاحب (وائس پریذیڈنٹ اکیڈمک انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد) نے کیا ہے اور اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد (پاکستان) نے سال 1998ء شائع کیا ہے کتاب 522 صفحات پر مشتمل ہے قیمت 350 روپے یا 30 ڈالر تحریر ہے کتاب ڈاکٹر صاحب کے خصوصی اسلوب کے مطابق 1075 پیراگراف میں تقسیم کی گئی ہے اور آخر میں صفحہ نمبر 492 تا 517 اشاریہ پر مشتمل ہے جس میں حوالہ جات صفحہ نمبر سے دیئے گئے ہیں تصحیح اغلاط صفحہ 518 تا 522 بھی شامل ہے انگریزی ترجمہ کے پہلے انڈیشن کا پیش لفظ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا پیرس سے 23 ذی الحجہ 1402ھ کا تحریر کردہ ہے، فرماتے ہیں ''اصل فرانسیسی کتاب ربع صدی قبل 1959ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب اس موضوع پر نہ صرف میری ساری زندگی کے مطالعے کا نچوڑ ہے بلکہ میں نے لگاتار بلا کسی وقفہ کے ہمیشہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق تحقیق جاری رکھی ہے''

اس کتاب کے بے شمار اشاعتوں میں سے ہر اشاعت میں ترمیم واضافہ شامل رہا موجودہ

انگریزی کتاب آخری فرانسیسی ایڈیشن کا صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ بے شمار اضافے اور تصحیحات پر مشتمل ہے ۳۴

کتاب اکاون ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب کے آخر میں حوالہ جات دیئے گئے ہیں شاہ مصباح الدین لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو غزوات کے ان میدانوں کو بچشم خود دیکھنے کا خیال کیوں آیا؟ اس کی وجہ ہمیں ان کی اس کتاب کے انگیریزی ترجمہ میں مل جاتی ہے، انگریزی کتاب کو انہوں نے حیدر آباد دکن کے اپنے اسکاؤنٹ ماسٹر جناب علی موسیٰ رضا مہاجر کے نام معنون کیا ہے ڈاکٹر صاحب خود بابر شاہی ہیڈ کوارٹرز اور سکاؤنٹ ٹروپ میں شامل تھے۔ مہاجر صاحب نے یہ خیال اپنے شاگرد کے ذہن میں ڈالا کہ ان میدانوں کا سروے کر کے نقشہ کشی کریں اپنے استاد کی اس ہدایت کو شاگرد نے احسن طریقے سے انجام دیا۔ ۳۵

الانساب الاشراف

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے کتنی ہی قدیم عربی کتابیں یا اصل ماخذ اپنی تحقیق سے زندہ کئے جن میں خاص طور پر قابل ذکر تیسری صدی ہجری کے مشہور مورخ البلاذری کی کتاب ''الانساب الاشراف'' کی پہلی جلد ہے جو سیرت نبوی ﷺ پر ایک بہت اہم کتاب ہے اس کتاب کی چوتھی اور پانچویں جلد (کچھ حصہ) ایک یہودی مستشرقین گوئٹین (Goitten) القدس سے شائع کر چکا ہے۔

خطبات بہاول پور

مارچ 1980ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے زیر انصرام ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے متعدد اسلامی موضوعات پر جو خطبات ارشاد فرمائے وہ فی البدیہہ ہونے کے باوجود تحقیق کی روشن مثال ہیں یہ مجموعہ اپریل 1981ء میں پہلی بار پروفیسر عبدالقیوم قریشی جو ان دنوں جامعہ کے سربراہ تھے کی ذاتی توجہ سے صفحہ قرطاس پر منتقل ہو کر زیور طبع سے آراستہ ہوا 1985ء میں پروفیسر صاحب کا تقرر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں ہوا تو انہوں نے ایک مطبوعہ نسخہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمت میں تصحیح و ترمیم کیلیے ارسال کیا یہ مستند و ترمیم شدہ ایڈیشن ادارہ تحقیقات اسلامی جو انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے منسلک ہے کے زیر اہتمام شائع ہوا اس ایڈیشن میں توضیحی

نقشوں اور اشاریہ کا اضافہ بھی کر دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بذات خود پوری کتاب کو پیراگرافوں میں تقسیم کر کے اس کا اشاریہ خود ترتیب دینے کی زحمت فرمائی

یہ خطبات 8 مارچ 1980ء (سوائے ایک جمعہ کے جو درمیان میں آیا) ہر روز یونیورسٹی کے غلام محمد گھوٹوی ہال میں ہوئے عصر اور مغرب کے درمیان ادو زبان میں ایک لیکچر ہوتا اور نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ تقریباً عشاء تک جاری رہتا۔

جن موضوعات پر لیکچر دیئے گئے اور جن حضرات کو صدارت کے لیے مدعو کیا گیا۔ وہ بالترتیب حسب ذیل ہیں۔

۱	تاریخ قرآن مجید	زیرصدارت جناب ڈاکٹر زیڈ اے ہاشمی مشیر تعلیم سائنس وثقافت، حکومت پنجاب لاہور
۲	تاریخ حدیث	زیرصدارت جناب جسٹس گل محمد جج ہائی کورٹ لاہور
۳	تاریخ فقہ	زیرصدارت جناب ڈاکٹر محمد الطاف علی قریشی، وائس چانسلر بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان
۴	قانون بین الممالک	زیرصدارت جناب ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور
۵	دین (عقائد، عبادات، تصوف)	زیرصدارت جناب قاضی عظیم الدین خطیب، بہاول پور
۶	مملکت اور نظم ونسق	زیرصدارت جناب سید نذیر علی شاہ بہاول پور
۷	نظام دفاع اور غزوات	زیرصدارت جناب میجر جنرل محمد اقبال جنرل آفیسر کمانڈنگ، 35 ڈویژن پاکستان آرمی بہاولپور
۸	نظام تعلیم اور سرپرستی علوم	زیرصدارت جناب جسٹس عبدالغفور خان لودھی، سابق جج ہائی کورٹ لاہور
۹	نظام تشریع وعدلیہ	زیرصدارت جناب مولانا تقی عثمانی، مہتمم دارالعلوم کراچی
۱۰	نظام مالیہ وتقویم	زیرصدارت جناب پیر محمد محسن شاہ، خان پور
۱۱	تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاؤ	زیرصدارت جناب اے، کے بروہی چیئر مین قومی ہجرہ کمیٹی اسلام آباد ۳۶

پروفیسر عبدالقیوم قریشی خطبات بہاول پور کے تعارف (طبع اول) میں لکھتے ہیں ان خطبات کو ہم نے دوران ارشاد ٹیپ ریکارڈ کر لیا اور جب ارباب ذوق وطلب نے ان کی طباعت و اشاعت پر اصرار کیا تو یہ صدا خطبات ٹیپ سے بڑی جانفشانی کے ساتھ تحریر میں منتقل کئے گئے بعد ازاں صدر شعبہ اردو کی نگرانی میں اردو اور اسلامیات کے اساتذہ نے مل کر خطبات کی تدوین و ترتیب

کی خدمات انجام دیں طباعت کے مختلف مراحل کی نگرانی صدر شعبہ عربی نے کی خطبات کے متن میں کسی بنیادی تبدیلی کے بغیر بعض جزوی اور لفظی ترمیمیں کی گئیں۔ جن کا مقصد صرف یہ تھا کہ جہاں کہیں الفاظ وفقرات کی نشست وترتیب، تقریری اور تحریری اسلوب میں فرق کی وجہ سے اصل مقام سے ہٹ گئی ہو، وہاں صحیح ترتیب قائم کردی جائے بہر حال اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ خطبات کے متن میں کسی قسم کی معنوی تحریف راہ نہ پائے نیز یہ کہ تقریر کا لہجہ اور زبان وبیان کی شگفتگی بھی برقرار رہے ۳۷

(Muhammad Rasulullah (Salla-llhu alahi wasellam)

ڈاکٹر صاحب کی سیرت پر انگریزی کی یہ کتاب 1974ء میں حیدر آباد دکن میں چھپی اس کا مکمل اردو ترجمہ نقوش کے ایک رسول نمبر کی جلد دوم میں موجود ہے یہ ترجمہ نذیر حق نے کیا ہے اس کتاب میں سیرت نبوی ﷺ پر ڈاکٹر صاحب کی مختلف زبانوں میں نکلی ہوئی 23 کتابوں اور مضامین کی فہرست بھی ہے یہ کتاب 280 صفحات پر مشتمل ہے اس میں چودہ صفحات کا اشاریہ بھی شامل ہے حوالہ جات صفحات کی بجائے پیراگراف کے دیئے گئے ہیں کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے۔

کتاب کے صفحہ 13 تا 17 پر رسول کریم ﷺ کے خطوط، بنام نجاشی، شہنشاہ ہرکولیس، شاہ مقوقس، المنذر، کسریٰ کے عکس دیئے گئے ہیں اور آخر میں رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے عرب کا نقشہ بھی شامل اشاعت ہے۔ کتاب کے لیے لکھے گئے پیش لفظ کے آخر میں مصنف نے واضح کردیا ہے کہ مصنف کا مقصد کوئی تحقیقی کام پیش کرنا نہیں بلکہ عام مطالعہ کے لیے کتاب لکھنا ہے اور یہ کہ کتاب مصنف کے 60 سال کی تحقیق کا نتیجہ ہے اور جو حضرات حقائق کی تصدیق کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں ان کے لیے مصنف کی سیرۃ پر تصنیفات کافی ہوں گی یہ کتاب 16 ابواب پر مشتمل ہے ۳۸

سیرت طیبہ (لیکچرز)

رشید شکیب کے مطابق یہ ڈاکٹر صاحب کے عثمانیہ یونیورسٹی کے ان لیکچرز کا مجموعہ ہے جو کہ طالب علموں کو دیا کرتے تھے 1947ء میں حیدر آباد سے شائع ہوئے۔ شاہ مصباح الدین شکیل لکھتے ہیں کہ بہادر یار جنگ اکاڈمی کے کتب خانہ میں یہ رسالہ موجود ہے جو بہتر صفحات کا ہے ۳۹

سیرت طیبہ کا پیغام عصر حاضر کے نام

شاہ مصباح الدین شکیل لکھتے ہیں کہ یہ رسالہ بارہ صفحات پر مشتمل ہے ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے 30 اپریل 1992ء کو اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام لاہور کے الحمرا ہال میں ایک تقریر فرمائی اس تقریر کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ رسالہ میں لکھا ہے کہ تقریر کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اسے المعارف میں شائع کیا جا رہا ہے [40]

الوثائق السیاسۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدہ

فرانسیسی میں 1935ء میں تالیف کی گئی۔ اردو ترجمہ 1960ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ مقالہ 1953ء میں جامع پیرس میں پیش کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی اس مقالے کا ترجمہ دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکا ہے اس مقالے میں دستاویزات کی تاریخی حیثیت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ان دستاویزات کی روشنی میں اس دور کے سیاسی پس منظر کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ سیرت کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کی درج بالا کتب کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بحیثیت سیرت نگار آپ سیرت رسول ﷺ کے ایسے پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں جو اپنی جدت، انفرادیت اور تنوع میں ایک شان امتیاز رکھتے ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف حقیقت بیانی سے کام لیتے ہیں اور حقائق کو مصلحتاً پوشیدہ رکھنے کے قائل نہیں بلکہ آپ کی تحریریں حقیقت پسندی اور معقولیت کی عمدہ مثالیں ہیں مثلاً رسول ﷺ کی سیرت کے حوالے سے لکھتے ہیں

قرآن مجید میں رسول اکرم ﷺ کو سارے مسلمانوں کے لیے اسوہ حسنہ اور ہر طرح کا قابل تقلید نمونہ قرار دیا گیا ہے یہ نمونہ معجزات اور خارق عادات وطریق کار کے متعلق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اس ناچیز نے سیرت پاک کے انہی پہلوؤں پر زور دیا ہے جو عالم اسباب کے مناسب اور انسان کے لیے قابل عمل ہوں پیچیدہ معاملات میں تاویل وہ کی ہے جو اس انسانی حیثیت کے زیادہ قریب ہو یہ مآب رسالت میں بے ادبی وگمانی سے نہیں، قرآنی اور ربانی احکام کی تعمیل میں ہے [41]

آپ کی حقیقت بیانی کا اندازہ آپ کے لیکچرز "خطبات بہاول پور" کی اس تحریر سے بھی ہوتا ہے جس میں آپ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ہر حرکت کو قیامت تک محفوظ رکھا

ہے لکھتے ہیں کہ" جواختلاف عمل میں نظر آتا ہے وہ حدیث کی غلطی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ رسول ﷺ کے دومختلف زمانوں کے عملوں اورحرکتوں پر مبنی ہے مثلاً سنیوں کے ہاں چوری کے جرم میں ہاتھ پہنچے سے کاٹنے کا ذکر ملتا ہے اورشیعوں کے ہاں صرف انگلیاں کاٹنے کا ذکر ملتا ہے تو ان حالات میں بجائے اس کے کہ اسے فرقہ واری اختلاف قراردیں ، ہم ایک دوسرے کا تحمل کریں اور حدیث پر اپنے فرقے کے بیان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں جو ہماری نجات کے لیے کافی ہے یہ نہیں کہ ان اختلافات کودورکرنے کی لاحاصل کوشش کریں جو کبھی دور نہیں ہوسکتے ۴۲؎

سیرت پر آپ کے تحقیقی کام کی سب سے بڑی شان مستند واقعات ، کتب کی دریافت ، تدوین واشاعت ہے۔ حیات طیبہ کے بارے میں محمد بن اسحاق یسار کی مولفہ سیرت "سیرۃ ابن اسحاق" "کتاب المبتدأ والمبعث والمغازی" صحیح ترین اور مستندترین مراجع میں سے ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ پر کتاب کا مراکش کے قدیم شہر فاس کی جامع قرومین کے کتب خانے سے تلاش کر کے شائع کرنا ، ڈاکٹر صاحب کی بہت بڑی خدمت ہے جسے عالم عرب نے سراہا ہے نادرونایاب ذخیرہ حدیث کے مخطوطے کی دریافت بھی ان کا وہ کارنامہ ہے جسے تاریخی کہا جا سکتا ہے اور وہ صحیفہ ہمام بن منبہ کی ترتیب ، انگریزی اور اردو ترجمہ اور اس کی اشاعت ہے تیسری صدی ہجری کے مشہور مورخ البلاذری کی سیرۃ نبوی پر "الانساب الاشراف" کی ناپید جلدوں کو مدون کر کے ڈاکٹر صاحب نے تاریخ اسلام کی بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کا اپنا انداز ، ہے اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب Muhammad UR Rasullah میں نبی کریم ﷺ کی تاریخ پیدائش 17 جون 569ء تحریر کی ہے حالانکہ دیگر مورخین نے 12 ربیع الاول 571ء لکھی ہے لیکن ہمارے محترم ڈاکٹر صاحب کو بر بنائے تاریخ شواہد اتفاق نہیں ہے۔ آپ جون 569ء کا ترجیحاً انتخاب کرتے ہیں۔

It was on monday 17th June 569 of christian era for determination of which see my article in the journal of Pakistan Historical Society Karachi 1968 (xvi) 216-9 that a boy was born

in an obscure part of the world at Mecca, in the Desert continent of Arabia".43

اپنی اس تصنیف میں ڈاکٹر صاحب حضرت خدیجہؓ کے پہلے شوہر سے ایک بیٹے ہند ابن ابی ہالہ کی اپنے سوتیلے باپ (رسول خدا) سے غیر معمولی محبت اور احترام کو سامنے لاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ہند ابن ابی ہالہ نبی کریم ﷺ کے حلیہ شریف کے بارے میں سب سے بڑا راوی قرار پایا اور وہ نہایت خوب صورت انداز میں آپ کے سراپے کو بیان کرتا ہے "ان کا منہ یاقوتوں سے بھرا ہوا صندوقچہ تھا۔ ان کا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ حسین تھا۔

غار حرا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "خوش قسمتی سے مجھے اس غار کو دیکھنے کی سعادت حاصل ہے۔ جبل النور مکہ کے شرقی نواح میں شہر کے وسط سے تین چار کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے حجاج جب منیٰ جاتے ہیں تو یہ پہاڑی ان کے بائیں ہوتی ہے یہ مخروطی شکل کی بلند پہاڑی ہے غار حرا پہاڑی کی چوٹی پر ہے اور ایسی چٹانوں سے عبارت ہے جو ایک دوسری کے اوپر کھڑی ہیں اس کے اندر سے مٹی بہہ چکی ہے اور بڑے بڑے پتھر اس کی دیواروں اور چھت کا کام دیتے ہیں اندر سے غار اتنی بلند ہے کہ اس میں سیدھا کھڑا ہونا ممکن ہے غار کا طول وعرض بھی اتنا ہے کہ ایک انسان اس میں سہولت سے لیٹ سکتا ہے غار کی لمبائی چوڑائی سے زیادہ ہے قدرتی طور پر اس کا رخ کعبۃ اللہ کی طرف ہے"

ڈاکٹر صاحب کی تحریروں میں عام مبلغوں کی طرح جذباتیت کی بجائے معقولیت اور فکری اپیل ہوتی ہے وہ قدیم وجدید دونوں ماخذ کے حقیقی وتقابلی مطالعے کے بعد اپنے نتائج فکر، نہایت متانت کے ساتھ پیش کرتے ہیں ان کی تحریریں سائنٹیفک انداز واسلوب کا دلکش نمونہ ہوتی ہیں ڈاکٹر محمد حمید اللہ قرآن وحدیث کے وسیع مطالعے مختلف زبانوں پر عبور رکھنے اور موجودہ دور کے تقاضوں کو سمجھنے کے سبب اپنی تمام تحریوں میں سائنسی انداز اختیار کرتے ہیں۔

آپ کی کتب سیرت علمی دیانت اور تحقیقی متانت کا شاہکار ہیں آپ کی کتب صرف عشق رسول ﷺ کا مظہر ہی نہیں بلکہ ایک صاحب فن کی محققانہ جستجو کا مجموعہ بھی ہیں ان کے مطالعہ سے آپ

کی علمی بصیرت کا پتہ چلتا ہے اور آپ کی تحقیق وتصنیف کا منفرد پہلو سامنے آتا ہے اسلامی تاریخ بالخصوص سیرت النبی پر آپ کی گہری اور وسیع نظر ہے آپ سیرت رسول ﷺ کے بہت سے ایسے گوشوں کو بے نقاب کرتے ہیں جو آئندہ سیرت نگاروں کے لیے راہیں متعین کرتے ہیں جس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر حمید اللہ کو دور جدید کا امام سیرت کہا جا سکتا ہے

حوالہ جات

۱	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	خطبات بہاول پور	ادارہ تحقیقات اسلامی ، اسلام آباد، ص۱۴
۲	بلیغ الدین شاہ	ایک عالم ایک محقق ڈاکٹر حمید اللہ کے بارے میں ذاتی تاثرات	کراچی، مجلّہ عثمانیہ جلد۲ شمارہ۴، ص۲۴
۳	حسن الدین احمد	جلاوطن	اپریل تا جون ۱۹۹۷ ص۴۵
۴	بلیغ الدین شاہ	ایک عالم ایک محقق	اپریل تا جون ۱۹۹۷ ص۲۴
۵	حسن الدین احمد	جلاوطن	اپریل تا جون ۱۹۹۷ ص۴۶
۶	بلیغ الدین شاہ	ایک عالم ایک محقق	اپریل تا جون ۱۹۹۷ ص۲۷،۲۸
۷	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	خطبات بہاول پور	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص۱۵
۸	محمد صلاح الدین	پیرس میں وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات	مجلّہ عثمانیہ، ص۶۱
۹	بلیغ الدین شاہ	ایک عالم ایک محقق	مجلّہ عثمانیہ، ص۳۰
۱۰	محمد صلاح الدین	پیرس میں وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات	مجلّہ عثمانیہ، ص۶۲
۱۱	عسکری ایم ایچ	ڈاکٹر حمید اللہ (خود جلاوطنی کی زندگی گزارنے والے ایک عالم)	مجلّہ عثمانیہ، ص۶۷
۱۲	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	خطبات بہاول پور	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص۱۱
۱۳	محمد صلاح الدین	پیرس میں وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات	مجلّہ عثمانیہ، ص۶۴
۱۴	بلیغ الدین شاہ	ایک عالم ایک محقق	مجلّہ عثمانیہ، ص۳۳
۱۵	مصباح الدین شکیل شاہ	ڈاکٹر حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	مجلّہ عثمانیہ، ص۹۷
۱۶	یوسف الدین ڈاکٹر	ڈاکٹر صاحب کے کارناموں پر ان کی مختصر روداد	مجلّہ عثمانیہ، ص۵۶
۱۷	مصباح الدین شکیل شاہ	ڈاکٹر صاحب کے کارناموں پر ان کی مختصر روداد	مجلّہ عثمانیہ، ص۸۹
۱۸	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	عہد نبوی کے میدان جنگ	علمی مرکز الہدیٰ پبلیکیشنز، اگست ۱۹۹۸ ص۱۶۵
۱۹	ندوی، رضوان علی سید	ڈاکٹر محمد حمید اللہ نقوش و تاثرات	علمی مرکز الہدیٰ پبلیکیشنز، ص۳۸
۲۰	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	عہد نبوی میں نظام حکمرانی	اردو اکیڈمی سندھ ۶
۲۱	مصباح الدین شکیل شاہ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	مجلّہ عثمانیہ، ص۹۰
۲۲	مصباح الدین شکیل شاہ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	مجلّہ عثمانیہ، ص۹۰
۲۳	انور محمود خالد ڈاکٹر	اردو نثر میں سیرت رسول	اقبال اکادمی پاکستان لاہور ۷۵۰

۲۴	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	عہد نبوی میں نظام حکمرانی	اردو اکیڈمی سندھ
۲۵	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	دارالاشاعت کراچی ۱۹۸۰
۲۶	بلیغ الدین شاہ	ایک عالم ایک محقق	مجلّہ عثمانیہ، ص ۳۱
۲۷	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	دارالاشاعت کراچی ۱۹۸۰
۲۸	مصباح الدین شکیل شاہ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	علمی مرکز الہدیٰ پبلیکیشنز ۱۹۹۸ ص ۹۰
۲۹	رشید شکیب	چہرہ نما	مجلّہ عثمانیہ، کراچی، ص ۲۰
۳۰	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	خطبات بہاول پور	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص ۱۶
۳۱	مصباح الدین شکیل شاہ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	مجلّہ عثمانیہ، ص ۲۰
۳۲	محمد طفیل	نقوش، رسول نمبر، جلد یازدہم شمارہ ۱۳۰	ادارہ فروغ اردو لاہور
۳۳	M. Hamid Ullah Dr	The Life and work of the Instt. Islamabad. Prophet of Islam Vol. 1	Islamic Research
۳۴	M. Hamid Ullah Dr.	The Life and work of the Instt. Islamabad. Prophet of Islam Vol. 1	Islamic Research
۳۵	مصباح الدین شکیل شاہ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	مجلّہ عثمانیہ، ص ۹۲، ۹۳
۳۶	ندوی، رضوان علی سید	ڈاکٹر محمد حمید اللہ نقوش و تاثرات	مجلّہ عثمانیہ، ص ۹۰
۳۷	محمد حمید اللہ ڈاکٹر	خطبات بہاول پور	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص ۱۹، ۱۸
۳۸	M. Hamid Ullah Dr.	Muhammad Rasulallah	Idara e Islamiat
۳۹	رشید شکیب	چہرہ نما	مجلّہ عثمانیہ، ص ۲۰
۴۰	مصباح الدین شکیل شاہ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	مجلّہ عثمانیہ، ص ۹۸، ۹۷
۴۱	رشید شکیب	چہرہ نما	مجلّہ عثمانیہ، ص ۲۰
۴۲	حسن الدین احمد ڈاکٹر	جلاوطن	مجلّہ عثمانیہ، ص ۴۶

****